بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

خطبہ نمبر ۴۳

یوم: جمعرات

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۲۳ رمضان المبارک ۱۳۸۹ھ ۴ فتح ۱۳۴۸ ہش ۴ دسمبر ۱۹۶۹ء | نمبر ۲۸۱

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کے دل میں حصولِ قربِ الٰہی کا ایک درد ہونا چاہیئے

سعادت اِسی میں ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ اس کا تعلق استوار ہو

"خدا تعالیٰ کو تو اِس بات کی مطلق پرواہ نہیں ہے کہ تم اس کی طرف میلان رکھو یا نہ۔ وہ فرماتا ہے قل ما یعبؤا بکم ربی لولا دعاؤکم کہ اگر اس کی طرف رجوع رکھو گے تو تمہارا ہی اس میں فائدہ ہوگا۔ انسان جس قدر اپنے وجود کو مفید اور کارآمد ثابت کرے گا اسی قدر اس کے انعامات کو حاصل کرے گا۔ دیکھو کوئی بَیل کسی زمیندار کا کتنا ہی پیارا کیوں نہ ہو مگر جب وہ اس کے کسی کام بھی نہ آوے گا، نہ گاڑی میں جُتے گا، نہ زراعت کرے گا نہ کنوئیں میں لگے گا تو آخر سوائے ذبح کے اَور کسی کام نہ آوے گا۔ ایک نہ ایک دن مالک اسے قصاب کے حوالے کر دے گا۔ ایسے ہی جو انسان خدا کی راہ میں مفید ثابت نہ ہوگا تو خدا تعالیٰ اس کی حفاظت کا ہرگز ذمّہ دار نہ ہوگا۔ ایک پھل اور سایہ دار درخت کی طرح اپنے وجود کو بنانا چاہیئے تاکہ مالک بھی خبر گیری کرتا رہے۔ لیکن اگر اس درخت کی مانند ہوگا کہ جو نہ پھل لاتا ہے اور نہ پتّے رکھتا ہے کہ لوگ سایہ میں آ بیٹھیں تو سوائے اس کے کہ کاٹا جاوے اور آگ میں ڈالا جاوے اَور کس کام آسکتا ہے۔

خدا تعالیٰ نے انسان کو اِس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ اس کی معرفت اور قُرب حاصل کرے۔ ما خلقت الجنّ والانس الّا لیعبدون جو اس اصل غرض کو مدِّ نظر نہیں رکھتا اور رات دن دُنیا کے حصول کی فکر میں ڈوبا ہُوا ہے کہ فلاں زمین خرید لوں، فلاں مکان بنا لوں، فلاں جائداد پر قبضہ ہو جاوے تو ایسے شخص سے سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ کچھ دن مُہلت دے کر واپس بُلا لے اَور کیا سلوک کیا جاوے۔

انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کے قُرب کے حصول کا ایک درد ہونا چاہیئے جس کی وجہ سے اس کے نزدیک وہ ایک قابلِ قدر شَے ہو جاوے گا۔ اگر یہ درد اس کے دل میں نہیں ہے اور صرف دُنیا اور اس کے مافیہا کا ہی درد ہے تو آخر تھوڑی سی مُہلت پا کر وہ ہلاک ہو جاوے گا۔ خدا تعالیٰ مُہلت اس لئے دیتا ہے کہ وہ حلیم ہے لیکن جو اس کے حلم سے خود ہی فائدہ نہ اُٹھاوے تو اسے وہ کیا کرے۔ پس انسان کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ اس کے ساتھ کچھ نہ کچھ ضرور تعلق بنائے رکھے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صـ ۲۸۸، صـ ۲۸۹)

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۳ فتح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور کی حرمِ محترم حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے، الحمد للہ۔

احباب حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

● ۲ فتح کو مسجد مبارک ربوہ میں نماز فجر پڑھانے کے بعد حضور ایدہ اللہ کچھ وقت خدام میں تشریف فرما رہے۔ حضور نے محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد سے معتکفین کے بارہ میں بعض امور دریافت فرمائے۔ بعد ازاں فرمایا ہر نفلی اور فرضی عبادت کے ساتھ شیطان نے بہت سی رسمیں لگا دی ہیں۔ اسی طرح اعتکاف کے ساتھ بھی بہت سی باتیں زائد کر دی گئی ہیں۔ مثال کے طور پر بعض عورتیں اپنے گھروں میں اعتکاف بیٹھ جاتی ہیں حالانکہ اصل تقویٰ اور عبادت یہ ہے کہ جو کہا جاتا ہے وہ کرو۔

حضور نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے مزید فرمایا کہ رمضان کا آخری عشرہ شروع ہو گیا ہے۔ گو دعائیں تو ہر وقت ہی کرنی چاہئیں لیکن چونکہ یہ قبولیتِ دعا کے دن ہیں اس لئے ان دنوں میں زیادہ دعائیں کرنی چاہئیں پس معتکفین بھی اور دوسرے دوست بھی اِن ایّام میں دعاؤں پر خاص زور دیں۔ حضور نے اِس امر پر زور دیتے ہوئے کہ ہر ضرورت اور ہر چیز کے لئے خدا ہی سے دعا کرنی چاہیئے۔ فرمایا اصل دعا ایک ہی ہے کہ خدا سے خود اسے (یعنی خدا تعالیٰ) کو پانے اور حاصل کرنے کی دعا کی جائے اور پھر اس کے لئے مجاہدہ کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

● مقبوضہ کشمیر سے بذریعہ تار اطلاع ملی ہے کہ محترمہ اہلیہ صاحبہ خواجہ عبد العزیز صاحب ڈار آف آسنور وفات پا گئی ہیں۔ مرحومہ نہائت مخلص۔ صابر اور مہمان نواز خاتون تھیں اور موصیہ تھیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے تین لڑکیاں چھوڑی ہیں جن میں سے ایک مقبوضہ کشمیر میں ان کے پاس ہی تھیں اور باقی دو پاکستان میں ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مورخہ ۲۸ نومبر بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر مرحومہ کی نمازِ جنازہ غائب پڑھائی۔ احباب مرحومہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(سید عبد الحی کارکن اصلاح و ارشاد)

ضروری اطلاع

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ۱۴/۱۲/۶۹ بروز اتوار تک ملاقاتیں صرف اتوار کے دن ہؤا کریں گی اور اس کے بعد جلسہ سالانہ تک ملاقاتیں بند رہیں گی۔

(پرائیویٹ سیکرٹری۔ ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

احادیث الرسول صلے اللہ علیہ وسلم

نماز

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْہُ عَلَیَّ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ فَصَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَی الصَّلٰوۃَ قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْ فِیَّ کِتَابَ اللّٰہِ قَالَ: ھَلْ حَضَرْتَ مَعَنَا الصَّلٰوۃَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ "قَدْ غُفِرَلَکَ"۔

(بخاری کتاب المحاربین اذا اقر بالحد الخ ص ۱۰۰۸ ج ۲)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ اے اللہ تعالےٰ کے رسولؐ! میں گناہ کا مرتکب ہوا ہوں۔ اور سزا کا مستحق ہوں۔ نماز کا وقت ہو چکا تھا۔ اس شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب نماز ختم ہوئی تو اس نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ! میں سزا کا مستحق ہوں۔ مجھے اللہ تعالےٰ کی کتاب کے مطابق سزا دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا کیا تُو نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی۔ اس نے کہا۔ جی حضورؐ پڑھی ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ اس نیکی کی وجہ سے تجھے بخش دیا گیا ہے۔ نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں۔

(۲)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ اَوَّلَ مَا یُحَاسَبُ بِہِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنْ عَمَلِہٖ صَلٰوتُہٗ، فَاِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ، فَاِنِ انْتُقِصَ مِنْ فَرِیْضَتِہٖ شَیْءٌ قَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ: اُنْظُرُوْا ھَلْ لِعَبْدِیْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَیُکَمَّلُ بِھَا مَا انْتُقِصَ مِنَ الْفَرِیْضَۃِ؟ ثُمَّ تَکُوْنُ سَآئِرُ اَعْمَالِہٖ عَلٰی ھٰذَا"۔

(ترمذی کتاب الصلوٰۃ باب ان اوّل یحاسب بہ العبد ص ۵۵)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا بندوں سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو وہ کامیاب ہو گیا۔ اور اس نے نجات پالی۔ اگر یہ حساب خراب ہوا تو وہ ناکام ہو گیا اور گھاٹے میں رہا۔ اگر اس کے فرضوں میں کوئی کمی ہوئی تو اللہ تعالےٰ فرمائے گا۔ دیکھو میرے بندے کے کچھ نوافل بھی ہیں۔ اگر نوافل ہوئے تو فرضوں کی کمی ان نوافل کے ذریعہ پوری کر دی جائے گی۔ اسی طرح اس کے باقی اعمال کا معائنہ ہو گا اور ان کا جائزہ لیا جائے گا۔

(۳)

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "مُرُوْا اَوْلَادَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ وَھُمْ اَبْنَآءُ سَبْعِ سِنِیْنَ وَاضْرِبُوْھُمْ عَلَیْھَا وَھُمْ اَبْنَآءُ عَشْرٍ وَّفَرِّقُوْا بَیْنَھُمْ فِی الْمَضَاجِعِ"۔

(ابوداؤد باب متی یومر الغلام بالصلوٰۃ ص ۷۱)

حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے داداؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز پڑھنے کی تاکید کرو۔ اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو نماز نہ پڑھنے پر سختی کرو۔ اور اس عمر میں ان کے بستر بھی الگ کر دو۔

(۴)

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ دَعَا بِاِنَآءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰی کَفَّیْہِ ثَلٰثَ مِرَارٍ فَغَسَلَھُمَا ثُمَّ اَدْخَلَ یَمِیْنَہٗ فِی الْاِنَآءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْھَہٗ ثَلٰثًا وَیَدَیْہِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ ثَلٰثَ مِرَارٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِہٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَیْہِ ثَلٰثَ مِرَارٍ اِلَی الْکَعْبَیْنِ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِیْ ھٰذَا ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ لَا یُحَدِّثُ فِیْھِمَا غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ۔

(بخاری کتاب الوضوء باب الوضوء ثلثا ثلثا ص ۲۷ ج ۱)

حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک دفعہ پانی منگوایا۔ پہلے تین مرتبہ ہاتھ دھوئے پھر اپنے دائیں ہاتھ سے پانی لے کر کلی کی۔ ناک صاف کیا۔ پھر تین بار اپنا چہرہ دھویا۔ پھر کہنیوں تک ہاتھ دھوئے اس کے بعد سر کا مسح کیا۔ پھر ٹخنوں تک اپنے پاؤں تین بار دھوئے اور اس طرح وضو مکمل کرنے کے بعد کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے اس طرح سے وضو کیا جس طرح میں نے کیا ہے۔ پھر بلا کلام کئے دو رکعت نماز پڑھی تو اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ

مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۶۹ء کو بمقام ربوہ منعقد ہو گا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کا اٹھترواں سالانہ جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸ فتح ۱۳۴۸ہش (مطابق ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۶۹ء) بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار منعقد ہو گا۔ انشاء اللہ۔

(ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

۱۵

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اور اسی پر توکل رکھتے ہوئے تحریک جدید کے نئے سال کا آغاز کیا جاتا ہے

غلبۂ اسلام کی عظیم بشارتیں ہمیں دی گئی ہیں لیکن عظیم قربانیوں کا بھی ہم سے مطالبہ کیا گیا ہے

آؤ ہم عہد کریں کہ ہم سے جس قسم کی بھی قربانیوں کا مطالبہ کیا گیا ہم وہ اپنے رب کے حضور پیش کر دیں گے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۴ اخاء ۱۳۴۸ ہش مطابق ۲۴ اکتوبر ۱۹۶۹ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم اے

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

یکم نبوت ۱۳۴۸ ہش یعنی یکم نومبر ۱۹۶۹ء سے

تحریک جدید کا نیا سال شروع ہو رہا ہے

اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اور اسی پر توکل اور بھروسہ رکھتے ہوئے جو قادر و توانا ہے جو حسن و احسان کا منبع و سرچشمہ ہے۔ جس کی توفیق کے بغیر انسان کوئی ایسا کام نہیں کر سکتا۔ جو اس کے فضل کو جذب کرے ہم اپنے اس نئے سال کو شروع کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

تحریک جدید کا یہ سال دفتر اوّل کا چھتیسواں دفتر دوم کا چھبیسواں اور دفتر سوم کا پانچواں سال ہوگا۔ گزشتہ سال میں نے جماعت کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ ہم پر اللہ تعالیٰ نے بڑا فضل کیا ہے۔ اور ان وعدوں کے مطابق جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہم سے کئے تھے۔ ہمارے مالوں میں بڑی برکت ڈالی ہے۔ "اگر ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنتے ہوئے اس کی راہ میں اپنے اموال کو اور بھی زیادہ خرچ کریں تو اس کے فضلوں کے اور بھی زیادہ وارث بنیں گے۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ ہم سال رواں میں سات لاکھ نوّے ہزار روپے تحریک جدید کے لئے جمع نہ کر سکیں" یہ TARGET (ٹارگٹ) جو میں نے جماعت کے سامنے رکھا تھا وہاں تک ہم نہیں پہنچ سکے۔ گو گزشتہ سال کے مقابلہ میں قریباً اسّی ہزار روپے کا اضافہ ہوا ہے۔ اس پر ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں لیکن

ابھی دو لاکھ سے اوپر کا فرق ہے

سات لاکھ نوّے ہزار روپے کے مقابلہ میں جو وعدے ہوئے ہیں۔ وہ پچھ لاکھ بیس ہزار روپے کے ہیں۔ لیکن میری طبیعت میں گھبراہٹ نہیں پیدا ہوئی۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ جماعت کی غفلت کے نتیجہ میں ایسا نہیں ہوا بلکہ ایک اور وعدہ جماعت نے کیا ہوا تھا جس کی ادائیگی کا زمانہ ختم ہو رہا تھا اور جس کی طرف زیادہ توجہ دینے کی ضرورت بھی تھی اور جس کی طرف میں نے بھی جماعت کو بار بار متوجہ کیا۔ اور وہ

فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدوں

کو پورا کرنا تھا۔ چونکہ جماعت اس طرف متوجہ رہی اور جماعت نے اس میں بھی کافی مالی قربانی دی ہے۔ اس لئے ہمارے سامنے جو مقصود تھا کہ ہم تحریک جدید کے لئے سات لاکھ نوّے ہزار روپے جمع کر لیں گے۔ اس میں ہم کامیاب نہیں ہو سکے۔ کیونکہ اس عرصہ میں (صحیح اعداد و شمار تو اس وقت ہمارے ذہن میں نہیں) میرا اندازہ ہے کہ پانچ سات لاکھ روپے پاکستانی جماعتوں نے فضل عمر فاؤنڈیشن میں ادا کئے ہیں۔ اور جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ان پانچ سات لاکھ روپے کی ادائیگی کے ساتھ ہی انہوں نے تحریک جدید کے لئے اسّی ہزار روپے کی زائد رقم کا وعدہ کیا ہے تو باوجود اس کے کہ جو TARGET (ٹارگٹ) مقرر کیا گیا تھا اس تک ہم نہیں پہنچ پائے لیکن پھر بھی جماعت نے بڑی ہمت سے کام لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص اور قربانیوں میں اور بھی زیادہ برکت ڈالے۔ اور ان کو جزائے خیر عطا فرمائے

یہ بھی

بڑی خوشکن بات ہے

کہ مالی جہاد میں حصہ لینے والوں کی تعداد میں قریباً اڑھائی ہزار افراد کا اضافہ ہوا ہے الحمد للہ۔ ایک اور چیز ہمارے سامنے آئی ہے اور وہ یہ ہے کہ میں نے تحریک جدید کے ہر دفتر (یعنی اوّل۔ دوم۔ سوم) کے عطیہ کی جو فی کس اوسط بنتی ہے وہ جماعت کے سامنے پیش کی تھی۔ اور میں نے بتایا تھا کہ دفتر اول میں حصہ لینے والوں کے چندوں کی اوسط فی کس ۶۴ روپے بنتی ہے۔ لیکن دفتر دوم میں حصہ لینے والوں کی اوسط فی کس صرف ۱۹ روپے بنتی ہے۔ دفتر دوم کو اس طرف توجہ دینی چاہیئے۔ کیونکہ ترقی کا بڑا وسیع میدان ان کے سامنے ہے۔ دفتر دوم کو اس طرف بھی کچھ توجہ ہوئی ہے۔ چنانچہ سال رواں میں ۱۹ روپے کے مقابلہ میں جو اوسط بنی ہے وہ ۲۴ روپے فی کس ہے یعنی

۵ روپے فی کس کا اضافہ ہوا ہے۔ یہ بھی خوشکن ہے۔ لیکن اس اضافہ پر ٹھہرنا نہیں چاہیئے۔ بلکہ آئندہ سال اس سے بھی زیادہ اچھی اور خوشکن اوسط فی کس ہونی چاہیئے۔

ایک اور بات جس کی طرف میں اس وقت توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ تحریک جدید کے وعدے جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ پچھلے سال کے مقابلہ میں اس سال اسّی ہزار روپے زائد کے ہیں۔ اور یہ وعدے چھ لاکھ تیس ہزار روپے کے ہیں۔ لیکن اس وقت تک وصولی صرف تین لاکھ اسّی ہزار روپے ہوئی ہے۔ یعنی یکم اپریل تک

دو لاکھ پچاس ہزار روپیہ اور وصول ہونا چاہیئے

میں سمجھتا ہوں کہ دفتر کو گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ رقم پوری ہو جائے گی۔ کیونکہ گزشتہ چھ ماہ میں بڑا حصہ وہ تھا۔ جس میں جماعت کو فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدے پورا کرنے کی طرف توجہ تھی۔ یہ وعدے خدا تعالیٰ کے حضور پیش ہو چکے (سوائے چند استثنائی حالات کے) اللہ تعالیٰ انہیں قبول فرمائے۔ ہم اس کے فضل اور رحم پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ جو ہم نے کیا یا جو کر سکے ہیں اس کے اوپر ہمارا بھروسہ نہیں۔ کیونکہ انسان محض اپنی قوت یا طاقت یا مال کی قربانی سے اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتا۔ اس کے لئے

اللہ تعالیٰ کے فضل کی ضرورت ہے

خدا کرے کہ ہم اپنی تمام کمزوریوں کے باوجود جو حقیر رقم بھی اس کے حضور پیش کر چکے ہیں۔ وہ اسے اپنے فضل سے قبول فرمائے اور ہم سب کو اپنی رحمت سے نوازے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ یہ بقیہ دو لاکھ پچاس ہزار روپے کے وعدے بھی انشاء اللہ تعالیٰ چند ماہ کے اس بقیہ عرصہ میں یعنی یکم اپریل تک وصول ہو جائیں گے۔

بعض بڑی جماعتیں

مالی قربانی کے لحاظ سے بڑی ہی سست واقع ہوئی ہیں۔ جن میں سے ایک راولپنڈی کی جماعت ہے۔ دوست ان کے لئے دعا بھی کریں۔ کیونکہ میرا تاثر یہ ہے کہ جہاں تک کوشش کا تعلق ہے اس میں وہ کمی نہیں کرتے لیکن جہاں تک انسانی کوشش میں برکت کا سوال ہے۔ ان کی کوششوں میں برکت نظر نہیں آتی۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے۔ جس خرابی کی وجہ سے ان کی یہ حالت ہو گئی ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی برکت سے محروم ہو گئے ہیں۔ یہ خرابی یا یہ بیماری دور ہو جائے۔ بعض دفعہ تکبر جماعتی بھی ہوتا ہے۔ یعنی بعض جماعتوں میں تکبر پیدا ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی جس طرح بعض افراد میں تکبر پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ بھی شاید کسی تکبر یا نخوت یا خود پسندی یا اپنے مقام کو نہ پہچاننے یا دوسرے کے مقام کو نہ پہچاننے کی وجہ سے

برکت سے محروم

ہو گئے ہیں۔ بہرحال خدا تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ ان کی کس قسم کی بیماری ہے جس نے ان کے کام سے برکت کو چھین لیا ہے۔ خدا کرے کہ ان کے کام بابرکت ہوں۔ وہ شافی مطلق جس کی تشخیص بھی صحیح ترین اور سب سے اچھی اور جس کا علاج بھی بہترین علاج ہے۔ وہ ان کا طبیب بنے۔ اور وہ ان کی بیماری کو دور کرے تا ان کی کوششوں کے بھی بہترین نتائج نکلنے شروع ہو جائیں۔

کچھ اور مقامات بھی ایسے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ سب پر ہی فضل کرے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کے ذمہ اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق جو کام لگایا ہے۔ وہ بڑا ہی اہم اور بڑا ہی مشکل ہے

تحریک جدید کے ذمہ یہ کام ہے

کہ آج اللہ تعالیٰ نے جو یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ پھر سے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرے گا۔ یہ مجلس اس وعدہ کو پورا کرنے کے لئے جدوجہد کرے۔ اور ساری جماعت ان کے ساتھ شامل رہے۔ کیونکہ سارے ایک جان ہی ہیں۔ یہ کام بڑا ہی مشکل ہے۔ اس میں اندرونی روکاوٹیں بھی ہیں اور بیرونی رکاوٹیں بھی۔ ایک طرف روس ہے جو بالکل دہریہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کو ہی نہیں مانتا۔ اس کے قائدین نے ایک وقت میں تو ساری دنیا میں یہ اعلان کیا تھا کہ (نعوذ باللہ) ہم زمین سے اللہ تعالیٰ کے نام کو اور آسمانوں سے اللہ تعالیٰ کے وجود کو مٹا دیں گے۔ یہ لوگ روحانیت میں اس قسم کے ہیں۔ لیکن آخر میں تو اللہ تعالیٰ کے بندے اور اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ پھر سے وہ اپنے پیدا کرنے والے رحیم و کریم کو پہچاننے لگ جائیں۔ اور اس کے

فضلوں کے وارث بن جائیں

اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ایسے سامان پیدا کر دیئے ہیں کہ یا تو وہ اپنے رب کی طرف رجوع کریں گے۔ یا وہ اس دنیا سے اس طرح مٹا دیئے جائیں گے۔ جس طرح آج سے پہلے اللہ تعالیٰ کے سامنے باغیانہ اور مفسدانہ طور پر کھڑی ہونے والی قوموں کے نام و نشان مٹا دیئے گئے۔ انسانی تاریخ نے ان میں سے بعض کی ہلاکت کے حادثہ کو محفوظ رکھا۔ اور ان کے کچھ واقعات ہمیں معلوم ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن وہ ہزاروں ہزار بلکہ یوں کہنا بجا ہوگا کہ ایک لاکھ اور چند ہزار قومیں جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ان کی طرف اللہ تعالیٰ کے نبی مبعوث ہوئے ان میں سے اکثر ایسی ہی ہوں گی۔ جن پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوا۔ اور وہ دنیا سے مٹا دی گئیں۔ لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ ان سے دوسروں کو عبرت کا سبق نہیں دینا چاہتا تھا۔ اس لئے تاریخ انسانی نے ان قوموں کے نام اور ان کی تاریخ اور ان کے واقعات جس رنگ میں اور جس طور پر

اللہ تعالیٰ کا غضب ان پر بھڑکا

اس کو یاد اور محفوظ نہیں رکھا۔ اس قوم یعنی RUSSIA (روس) کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ یہی انذار کیا ہے۔ کہ اگر تم اپنے رب کی طرف رجوع نہیں کرو گے تو ہلاک ہو جاؤ گے۔ اس قوم کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ بشارتیں بھی ملی ہیں۔ پھر یورپ ہے، امریکہ ہے۔ اگرچہ یہ اقوام بحیثیت قوم اس رنگ میں اس طور پر دہریہ اور اللہ تعالیٰ کی دشمن تو نہیں جس طرح روس ہے۔ لیکن ان کی عملی حالت اور ان کے ایک حصہ کی ظاہری حالت بھی ایسی ہی ہے جیسے روس میں بسنے والوں کی۔ پھر

جزائر کے رہنے والے

ہیں۔ ان کی حالت بھی نیک اور پاک نہیں۔ یہ سب اقوام اللہ سے دور اور اسکے پیار سے محروم ہیں

اسی لئے یہ سب اقوام خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرنے والوں اور اس پر ایمان لانے والوں کی دوست اور ہمدرد نہیں ہیں اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس وقت مثلاً مشرق وسطیٰ کے عرب ممالک جو اسلام کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ ان کے اوپر ہر قسم کا دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔ اور ان کو ہر طرح سے ذلیل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اور ان سے بے انصافی برتی جا رہی ہے۔ لیکن ہمارے پیارے مدا عزّ اسمہٗ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہمیں خوشخبری دی ہے۔ اور آپ کو الہاماً بتایا گیا ہے کہ

عرب ممالک کی پریشانیاں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ دُور کی جائیں گی[1] اور اصلاح احوال کے سامان پیدا ہوں گے۔ اسی طرح اہل مکہ کے متعلق خدائے ذوالجلال نے یہ پیش خبری دی کہ اہل مکہ خدائے قادر کے گروہ میں داخل ہو جائیں گے[2] اب مسلم ممالک سے جو بے انصافی ہو رہی ہے۔ اس بے انصافی کو دُور کرنے کے لئے ہمارے کندھوں پر دو قسم کے بوجھ ڈالے گئے ہیں۔ ہم پر دو قسم کی ذمہ داریاں عائد کی گئی ہیں۔ ایک تو یہ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں کی صحیح تربیت اور حقیقی اصلاح کریں تا کہ ان کے دلوں میں حقیقی نیکی اور تقوے پیدا ہو جائے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے اس طرح محبوب بن جائیں۔ جس طرح حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ اللہ تعالیٰ کی ہر قسم کی رحمتوں سے حصّہ پانے والے تھے۔

ہم پر دوسری ذمہ واری یہ عائد کی گئی ہے

کہ وہ قومیں جو خدا تعالیٰ سے دُوری اور بُعد کے نتیجہ میں خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرنے والوں پر ظلم ڈھا رہی ہیں۔ ان کو اسلام کی طرف لانے کی کوشش کریں۔ کیونکہ اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جو ایک زندہ رسول ہیں، جن کے روحانی فیوض و برکات قیامت تک جاری ہیں۔ اور خدائے قادر و توانا کی طرف جو زندہ خدا اور عظیم قدرتوں والا خدا ہے۔ اور ہر قسم کی صفات حسنہ سے متصف ہے۔ اور جس کے سامنے کوئی چیز انہونی نہیں ہے۔ اور جس کا قہر ایک لحظہ میں ہر چیز کو ہلاک اور ملیا میٹ اور نابود کر سکتا ہے۔ اس زندہ خدا اور اس زندہ رسولؐ کی طرف ان کو لانے کی کوشش کریں اور تبشیر کے ساتھ انذار کے پہلو کو مدِّنظر رکھیں۔ ہم ان کے پاس جائیں اور ان کو جھنجھوڑیں۔ ان کو جگانے اور

بیدار کرنے کی کوشش

کریں۔ مگر وہ اس طرح خواب میں مست پڑے ہیں کہ ہماری آواز سننے کے وہ اہل ہی نہیں اور جو نیند سے بیدار ہیں وہ ہماری آواز کو سننے کے لئے تیار نہیں۔ لیکن اگرچہ وہ ہماری آواز کو سننے کے لئے تیار نہیں۔ اگرچہ ان میں سے بہت سے روحانی لحاظ سے اتنی گہری نیند میں مدہوش ہیں۔ کہ ہماری آواز ان کے کانوں تک نہیں پہنچ سکتی لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ ذمہ واری ڈالی گئی ہے کہ

تم جاؤ اور ان کو جگاؤ اور بیدار کرو

اور ان کو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کی طرف لے کر آؤ۔ اور اسلام نے جس ہستی کو اللہ کے طور پر پیش کیا ہے۔ اس سے ان کو متعارف کراؤ۔ اور ان کے دلوں کے سارے اندھیروں کو اسلام کے نور سے منور کرنے کی کوشش کرو۔

اور ان کے اندر نیکی اور تقوے کا بیج بو دو۔ اس غرض کے لئے پہلے زمین صاف کرنی پڑتی ہے۔ اور اسے کاشت کے قابل بنانے کے لئے بڑی جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔ پھر اس قسم کا بیج بویا جاتا ہے۔ ہم کمزور اور بے بس اور بے مایہ ہیں۔ مگر کام بڑا ہی اہم ہے۔ جو ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ ذمہ واری بڑی ہی بھاری ہے جو ہمارے کندھوں پر ڈال دی گئی ہے۔ مگر ساتھ ہی ہمیں بڑی بشارتیں بھی دی گئی ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ میں اپنی جماعت کو روس میں ریت کے ذرّوں کی مانند دیکھتا ہوں[3] جس کے معنے یہ ہیں کہ جس طرح ریت کا ذرّہ مٹی میں مل تو جاتا ہے۔ لیکن اس پر مٹی کا اثر نہیں ہوتا۔ اسی طرح روس میں اسلام قبول کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسا تقوے عطا ہوگا۔ کہ وہ اس گندے ماحول میں بھی اپنی سعادت مندی اور نیک فطرتی کا اظہار کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کی آواز کو سنکر اس پر لبیک کہنے والے اور اس پر جان دینے والے ہوں گے۔ اور وہ ایک نہیں دو نہیں بلکہ بے شمار ہوں گے۔ اکثریت انہی لوگوں کی ہو جائے گی

پھر آپؑ نے فرمایا کہ

ہندو مذہب

کا ایک دفعہ پھر زور کے ساتھ اسلام کی طرف رجوع[4] ہوگا۔ ہندو قومیں جو نہ صرف اس وقت بھارت میں بلکہ بڑی MINORITIES (اقلیت) کی حیثیت میں بعض دوسرے ممالک میں بھی پائی جاتی ہیں۔ ان کے متعلق ہمیں یہ خوشخبری دی گئی ہے کہ وہ اسلام قبول کریں گی۔ اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کو اپنا کر

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وارث

ہوں گی۔

اسی طرح آپ نے فرمایا ہے

"اے یورپ تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا"[5]

ان بدبختوں اور بدقسمتوں کا دلی تعلق زندہ اور قادر خدا سے قائم کرنا اور اس کے لئے انتہائی قربانیاں دینا اور ایثار دکھانا اور تضرع اور خشوع سے دعاؤں میں لگے رہنا۔ یہ ہے وہ ذمہ واری جو ہم پر عائد کی گئی ہے۔

پھر

انگلستان کے متعلق بشارت دی گئی

کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وہاں پر حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے سفید پرندے پکڑ رہے ہیں[6]

پس ساری دنیا ہی انتہائی گند کے اندر مبتلا ہے۔ مثلاً روس ہے وہاں کے لیڈروں نے اپنی بدبختی کی وجہ سے یہ دعوے کر دیا کہ ہم دنیا سے اللہ تعالیٰ کے نام کو اور آسمان سے اس کے وجود کو مٹا دیں گے۔ (نعوذ باللہ) پھر یورپ کے بسنے والے بداخلاقیوں کے گند اور کیچڑ میں لت پت ہو رہے ہیں۔ آپ لوگ یہاں رہتے ہوئے اس کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔

---

[1] تذکرہ صفحہ ۵۵۸ - [2] نور الحق حصہ دوم (روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۱۹۷)

[1] تذکرہ صفحہ ۸۱۰ و ۱۱۴ [2] تذکرہ صفحہ ۳۰۲ [3] حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۷
[4] تذکرہ صفحہ ۱۸۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انگلستان کے یہ سفید پرندے

الٰہی نور کے سامانوں سے بے حد غافل ہیں۔ ان کی ظاہری سفیدی پر اتنے بدنما دھبے پڑے ہوئے ہیں کہ انسانی عقل دیکھ کر حیران رہ جاتی ہے کہ انسانی دل اور رُوح کو اللہ تعالےٰ نے کس قدر منور بنایا تھا لیکن انہوں نے اپنے ہاتھ سے ان ظلمتوں کو پیدا کر لیا جنہوں نے ان کے نور کو ان کے ماحول سے باہر نکال دیا اور وہ روحانی لحاظ سے اندھیروں میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔

پس روس میں ریت کے ذرّوں کی طرح احمدی مسلمانوں کو پیدا کرنے کی کوشش کرنا

آپ کی ذمّہ داری ہے

یورپ و امریکہ اور ایشیا اور جزائر کے رہنے والوں کو انتباہ کرنا اور کوشش کرنا کہ وہ ان اعمال کو چھوڑ دیں جن کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ کا قہر نازل ہوتا ہے اور وہ اعمالِ صالحہ بجا لائیں جو اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کی رضا اور اس کے فضل کو جذب کرنے والے ہوں۔ یہ بھی آپ کا کام ہے۔ عرب ممالک میں اصلاحِ احوال کے سامان پیدا کرنا، یہ بھی آپ کا کام ہے۔ مکّہ کے مکینوں کو قادر و توانا کی فوج میں فوج در فوج داخل کرنا یہ بھی آپ کا کام ہے۔ یہ بڑے ہی اہم کام ہیں اور

بڑے ہی مشکل کام ہیں جو ہمارے سپرد کئے گئے ہیں

اگر وہ زندہ خدا ہمارے ساتھ نہ ہوتا اور آج بھی ہمیں اس کی بشارتیں نہ مل رہی ہوتیں تو ہم تو زندہ ہی مر جاتے۔ ان بشارتوں اور اس انذار اور ان ذمّہ داریوں سے جماعت کا ایک طبقہ غفلت برت رہا ہے ان کو بھی ہم نے ہوشیار اور بیدار کرنا ہے۔

اس وقت جو کام بھی ان پیشگوئیوں کو پورا کرنے کے لئے کرنا ہے وہ جماعتِ احمدیہ نے کرنا ہے۔ جب اللہ تعالےٰ کسی قوم یا کسی جماعت کو بشارتیں دیتا ہے تو یہ تو نہیں کرتا کہ آسمان سے فرشتے بھیج دے اور وہ اس اسباب کی دُنیا میں کامیابی کے سامان پیدا کر دیں۔ حضرت نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ساری دُنیا کو اپنا پیغام پہنچانے کے لئے اپنی آواز کو بلند کیا کہ اللہ تعالےٰ کا وعدہ ہے کہ اسلام دُنیا پر غالب آئے گا تو اس کے مقابلے میں جب شیطان نے اپنی میان سے تلوار کو نکالا تاکہ مسلمانوں کو ہلاک اور اسلام کو مٹا دے تو اس تلوار کا مقابلہ کرنے کے لئے فرشتے نہیں آئے تھے بلکہ وہی لوگ تھے جنہوں نے اپنے رب اور حضرت محمّد صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام کو پہچانا تھا۔ انہوں نے خوشی اور بشاشت کے ساتھ اپنی گردنیں اِس طرح آگے رکھ دیں جس طرح ایک بھیڑ مجبوری کی حالت میں قصائی کی چھُری کے سامنے اپنی گردن رکھ دیتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس قربانی کو دیکھ کر اور اس اخلاص پر نگاہ کر کے ان کی گردنوں کی حفاظت کے بھی سامان پیدا کر دیئے اور اسلام کے غلبہ کے بھی سامان پیدا کر دیئے۔

لیکن

آج تلوار کا زمانہ نہیں ہے

آج زمانہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے اسلام کی روحانی تلوار کا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:۔

"یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلّت کے ساتھ پسپا ہوگا اور اسلام فتح پائے گا۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صـ ۲۵۴ حاشیہ)

پھر آپؑ فرماتے ہیں:۔

"قریب ہے کہ سب ملّتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کند ہوگا جب تک دجّالیّت کو پاش پاش نہ کر دے۔"

(تبلیغِ رسالت جلد ششم صـ ۸)

اسی طرح ایک اور جگہ آپؑ فرماتے ہیں:۔

"دُنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا (یعنی اسلام ہی ساری دُنیا کا مذہب اور حضرت محمّد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہی ساری دُنیا کے پیشوا ہوں گے) مَیں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھُولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔" (تذکرۃ الشہادتین صـ ۶۵)

لیکن اس درخت کی آبپاشی کے لئے اور اس کی حفاظت کے لئے اور اس میں نلائی کرنے کے لئے

قُربانی آپ نے دینی ہے

آسمان سے فرشتوں نے آکر یہ کام نہیں کرنا۔ اسلام کے غلبہ اور اسلام کی فتح کا بیج تو بو دیا گیا لیکن اگر وہ بیج اپنی نشو و نما کے لئے ہماری جانیں مانگے تو ہمیں جانیں قربان کر دینی چاہئیں۔ اگر وہ درخت یہ کہے کہ اے احمدیو! مَیں نے تمہارے خون سے سیراب ہونے کے بعد بڑھنا اور پھُولنا ہے اور پھل دینے ہیں تو احمدیوں کو اپنے خون پیش کر دینے چاہئیں۔ اگر ہم سے یہ مطالبہ ہو کہ تمہارے روپ کی ضرورت ہے تو ہمیں اپنے اموال پیش کر دینے چاہئیں تاکہ ساری دُنیا میں اسلام کے مبلّغ پہنچیں اور وہاں اللہ تعالےٰ کا نام بلند کریں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کی صداقت میں جو زبردست دلائل دیئے ہیں وہ دُنیا کے سامنے پیش کریں اور پھر اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے (جیسا کہ اب بھی بعض سے یہی سلوک ہوتا ہے) ان کے ذریعہ سے غافل اور اندھیرے میں بسنے والے بندوں کو آسمانی نشان بھی دکھائے۔ جہاں بھی اس نیّت کے ساتھ ایک احمدی مبلّغ پہنچا ہے اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے اس نے حیران کُن نظّارے دیکھے ہیں اور جن کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کے دلوں میں حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبّت اور عشق پیدا کرتا ہے۔

پس تخم تو بویا گیا۔ یہ بڑھے گا اور پھُولے گا اور ثمر آور ہوگا لیکن اس تخم کی نشو و نما کے لئے جس چیز کی بھی ضرورت ہے اس کو ہم نے پیش کرنا اور مہیّا کرنا ہے۔ غرض یہ عظیم بشارتیں ہیں جو ہمیں دی گئی ہیں اور عظیم قربانیاں ہیں جن کا ہم سے مطالبہ کیا گیا ہے۔

پس آؤ ہم آج یہ عہد کریں کہ ہم سے جس قسم کی عظیم قربانیوں کا مطالبہ کیا گیا ہے ہم اپنے رب کے حضور وہ قربانیاں پیش کریں گے تاکہ ہماری یہ عظیم خواہش کہ ہم اپنی زندگی میں اپنی آنکھوں سے ساری دُنیا کے انسانوں کے دلوں میں اللہ تعالےٰ کی محبّت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق کو پیدا ہوتے دیکھیں یہ خواہش پوری ہو جائے۔ اللہ تعالےٰ ہم پر رحم فرمائے اور وہ ہمیں سمجھ عطا فرمائے اور وہ ہمیں توفیق بخشے کہ ہم اس کی آواز پر لبّیک کہتے ہوئے انتہائی قربانیاں دینے کے لئے تیار ہو جائیں۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ان قربانیوں کو قبول فرمائے اور اپنے پیار کی اور اپنی رضا کی چادر میں ہمیں لپیٹ لے۔ ایک پیار کرنے والی ماں کی طرح ہمیں اپنی گود میں بٹھا لے۔ اللّٰہم آمین ۔

تاریخ احمدیت

12

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کا آخری جلسہ سالانہ

۱۹۰۷ء کا سالانہ جلسہ تاریخ احمدیت میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے کیونکہ یہ آخری جلسہ تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبارک زندگی میں ہوا۔

مہمانوں کی آمد

جلسہ سالانہ ۱۹۰۷ء کے لئے احباب کی آمد ۱۹ دسمبر سے شروع ہو گئی تھی۔ چند ایک دوست اس سے بھی پہلے دارالامان میں پہنچ چکے تھے مگر سب سے پہلے آنے والی جماعت دوالمیال کی تھی جو اپنے امیر مکرم مولوی کرم داد صاحب کے ہمراہ قادیان پہنچی تھی۔ اس کے بعد ہر روز ملک کے چاروں طرف سے بکثرت احباب کی آمد شروع ہو گئی۔ ۲۴ دسمبر کی شام اور اس کے بعد سیالکوٹ، جموں، وزیرآباد، گوجرانوالہ، جہلم، گجرات، لاہور، امرتسر، کپورتھلہ، لدھیانہ، جالندھر، دہلی اور دیگر مختلف اطراف کی جماعتیں وارد ہوئیں۔ ۲۶۔۲۷ دسمبر کو بھی مہمانوں کی بکثرت آمد ہوئی۔

۲۵ دسمبر کا دن، تشحیذ الاذہان کا جلسہ

۲۵ دسمبر کو نماز ظہر کے بعد تشحیذ الاذہان کا ایک عام اجلاس ہوا۔ سب سے اوّل حافظ عبدالرحیم صاحب نے سالانہ رپورٹ پڑھی۔ اس کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے زمانہ کی حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے نوجوانوں کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے (جو اس وقت مدرسہ تعلیم الاسلام کے طالب علم تھے) اپنا مضمون پڑھا آخری تقریر حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ نے واعظ کے مزکی ہونے کے بارے میں فرمائی۔

۲۶ دسمبر کا دن۔ حضرت مسیح موعودؑ کی سیر کا ایمان افروز نظارہ

۲۶ دسمبر کی صبح کو حضرت اقدس باہر سیر کے واسطے تشریف لے گئے۔ خدام جوق در جوق ساتھ ہوئے اور پروانوں کی طرح زیارت کے واسطے آگے بڑھتے تھے۔ اس قدر ہجوم تھا کہ سیر پر جانا مشکل ہو گیا۔ حضرت اقدس گاڑی کے باہر ایک درخت کے نیچے طرے ہو گئے اور اپنے خدام کو قریباً دو گھنٹے مصافحہ کا شرف بخشا۔ اس وقت کا نظارہ قابل دید تھا۔ ہر ایک یہی چاہتا تھا کہ سب سے پہلے میں آگے بڑھوں اور زیارت کروں۔ ایک دیہاتی دوسرے کو کہہ رہا تھا کہ اس بھیڑ میں سے زور کے ساتھ اندر جا اور زیارت کر اور ایسے موقع پر اگر بدن کی بوٹیاں بھی اڑ جائیں تو پرواہ نہ کر۔ مفتی محمد صادق صاحب نے یہ دیکھ کر کہا لوگ بیچارے سچے ہیں کیا کریں تیرہ سو سال کے بعد ایک نور کا چہرہ دنیا میں نظر آیا ہے۔ پروانے نہ بنیں تو کیا کریں۔

۲۷ دسمبر کا دن۔ حضرت اقدس کی پہلی تقریر

۲۷ دسمبر کو مسجد اقصیٰ میں جمعہ پڑھا گیا جمعہ کے وقت مسجد اقصیٰ کے اندر اور باہر کا صحن پوری طرح بھر گیا۔ اور خدام نے ارد گرد کی دکانوں، گھروں اور ڈاک خانہ کی چھتوں پر نماز جمعہ ادا کی۔ کل حاضری تین ہزار کے قریب ہوئی حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ نے خطبہ پڑھا۔ نماز جمعہ کے ساتھ ہی نماز عصر بھی جمع کی گئی۔

اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے خدام سے نہایت روح پرور خطاب فرمایا جس میں حضور نے سورۃ فاتحہ کی لطیف تفسیر بیان کرنے کے بعد جماعت کو تزکیہ نفس کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا تزکیہ نفس اسے کہتے ہیں کہ خالق و مخلوق دونوں طرف کے حقوق کی رعایت کرنے والا ہو۔ خدا تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ جیسا زبان سے اسے وحدہٗ لاشریک مانا جائے ایسا ہی عملی طور سے اسے مانیں اور مخلوق کے ساتھ برابر نہ کیا جاوے اور مخلوق کا حق یہ ہے کہ کسی سے ذاتی بغض نہ ہو بے شک خدا کا حق بڑا ہے مگر اس بات کو پہچاننے کا آئینہ کہ خدا کا حق ادا کیا جا رہا ہے یہ ہے کہ مخلوق کا حق بھی ادا کر رہا ہے یا نہیں جو شخص اپنے بھائیوں سے معاملہ صاف نہیں رکھ سکتا وہ خدا سے بھی صاف نہیں رکھتا۔

دیکھو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جماعت نے بے شمار فتوحات پائیں مگر کس لئے کہ بمنزلہ جان واحد ہو گئے۔ خانہ خدا اس کو نہ کہیں گے جو بت خانہ ہو۔ انسان کا دل خدا کا گھر ہے یہ خدا کا گھر اس وقت کہلائے گا اور اس وقت فرشتوں کا طواف گاہ بنے گا جب یہ اوہام باطلہ و عقائد فاسدہ سے بالکل پاک و صاف ہو۔ جب تک انسان کا دل صاف نہ ہو اس کی عملی حالت درست نہیں ہو سکتی۔ دیکھو یہ وقت ہے جو کچھ کرنا ہے کر لو ایسا نہ ہو کہ بوجہ مخالفت دنیا سے بھی رہو اور دین سے بھی خالی چلے جاؤ۔ کسی کو کیا معلوم کہ کون آئے گا۔ موتا موتی لگ رہی ہے تو بہ خشوع و خضوع سے کام لو۔ تقریر کے بعد حاضرین حضور سے مصافحہ کرتے رہے

۲۸ دسمبر۔ حضرت اقدس کی دوسری تقریر

اس دن نماز ظہر و عصر کی نمازیں مسجد اقصیٰ میں جمع ہوئیں۔ بعد ازاں حضرت اقدس نے دوسری تقریر فرمائی۔ جس کی ابتداء میں حضور نے فرمایا "جو کچھ کل میں نے تقریر کی تھی اس کا کچھ حصہ باقی رہ گیا تھا کیونکہ بسبب علالت طبع تقریر ختم نہ ہو سکی۔ اس واسطے آج پھر میں تقریر کرتا ہوں زندگی کا کچھ اعتبار نہیں۔ جس قدر لوگ آج اس جگہ موجود ہیں معلوم نہیں ان میں سے کون سال آئندہ تک زندہ رہے گا اور کون مر جائے گا۔"

ان درد انگیز الفاظ کے بعد جو دلوں کو ہلا دینے والے تھے حضور نے اپنے خدام کو نہایت لطیف پیرائے میں شرح و بسط کے ساتھ صبر کی تلقین فرمائی۔ علاوہ ازیں ان کو اور بھی قیمتی نصائح سے نوازا۔ اور یہ سوز و گداز میں ڈوبی ہوئی تقریر ان الفاظ پر ختم ہوئی۔

"کیا پہلے سے نہیں کہا گیا تھا کہ آخری زمانہ میں ایک قرنا آسمان سے پھونکی جائے گی۔ کیا وحی خدا کی آواز نہیں۔ انبیاء جو آتے ہیں وہ قرنا کا حکم رکھتے ہیں۔ نفخ صور سے یہی مراد تھی کہ اس وقت ایک مامور کو بھیجا جائے گا۔ وہ سنا دے گا کہ اب تمہارا وقت آگیا ہے کون کسی کو درست کر سکتا ہے جب تک کہ خدا درست نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو ایک قوت جاذبہ عطا کرتا ہے کہ لوگوں کے دل اس کی طرف مائل ہوتے چلے جاتے ہیں۔ خدا کے کام کبھی حبط نہیں جاتے ایک قدرتی کشش کام کر دکھائے گی۔ اب وہ وقت آگیا ہے جس کی خبر تمام انبیاء ابتداء سے دیتے چلے آئے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فیصلہ کا وقت قریب ہے اس سے ڈرو اور توبہ کرو۔"

بیعت

ایام جلسہ میں ہر روز بیعت کا سلسلہ جاری رہا۔ بیعت کرنے والوں کی تعداد بعض اوقات اتنی بڑھ جاتی کہ لوگوں کا حضور تک پہنچنا اور معمول کے مطابق حضرت اقدس علیہ السلام کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت کرنا ناممکن ہو جاتا۔ اس لئے پگڑیوں کے ذریعہ بیعت کی جاتی اور اس کا طریق یہ ہوتا کہ لوگ اپنی پگڑیاں اتار کر مختلف سمتوں میں پھیلا دیتے بعض پگڑیوں کو ایک دوسری سے باندھ کر دور دور تک پہنچا دیا جاتا۔ ان پگڑیوں کا ایک سرا اُن بیعت کرنے والوں کے ہاتھ میں ہوتا جو حضرت اقدس کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت کر رہے ہوتے تھے۔ اور دوسرے بیعت کرنے والے ان پگڑیوں کو اپنے ہاتھوں میں پکڑ لیتے۔ اس طرح گویا بظاہر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان بیعت کرنے والوں میں روحانی ربط کا تسلسل قائم کیا جاتا بیعت کے الفاظ دہراتے وقت چونکہ حضور کی آواز بھی دور بیٹھے ہوئے بیعت کرنے والوں تک نہیں پہنچ سکتی تھی اس لئے مجمع میں دو تین خدام کھڑے ہو جاتے جو حضرت اقدس کی اتباع میں بیعت کے الفاظ بلند آواز سے دہراتے ہوئے دوسرے بیعت کرنے والوں تک پہنچاتے تھے۔"

نیا سال اور نیا عزم

خدام الاحمدیہ کا نیا سال یکم نومبر سے شروع ہو چکا ہے۔ گذشتہ سال ۳۰۰ کے قریب ایسی مجالس تھیں جنہوں نے اپنا بجٹ ۱۰۰ فیصد ادا کر دیا تھا۔ تمام ایسی مجالس کو چاہیئے کہ وہ اپنا معیار قائم رکھنے کے لئے ایک نئے عزم اور ولولے سے کام شروع کریں۔ اور جو مجالس گذشتہ سال کسی وجہ سے اپنا بجٹ پورا نہیں کر سکیں ان کو گذشتہ بقایا اور بجٹ سال رواں پورا کرنے کا عزم کر کے ابھی سے کوشش شروع کر دینی چاہیئے تاکہ سال کے آخر پر کسی قسم کی دقت پیش نہ آئے۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تاریخ اسلام

فاتح سپین — طارق بن زیاد

موسیٰ بن نصیر اور اس کے آزاد کردہ غلام طارق بن زیاد نے یورپ کی تاریک سرزمین کو اسلام کے آفتاب عالمتاب سے روشن کرنے کا اولین فخر حاصل کیا۔ ولید کے عہد میں موسیٰ بن نصیر والیٔ افریقہ کے طور پر قیروان میں قیام پذیر تھا یورپ کی جنوبی و مغربی جانب ایک جزیرہ نما ہے جو ہسپانیہ یا اندلس کے نام سے مشہور تھا یہ ملک اپنی سرسبزی و شادابی زرخیزی آب و ہوا کی خوشگواری اور دولت و ثروت کے اعتبار سے یورپ بھر میں ممتاز تھا یہی وجہ ہے کہ یہ ہمیشہ نئے نئے فاتحین کی جولان گاہ بنتا رہا۔ یہاں صدیوں سے گاتھ خاندان کی حکومت قائم تھی — ساتویں صدی میں تو ان کا نیر عروج و اقبال نصف النہار پر پہنچ گیا تھا۔ اور تہذیب و ثقافت اور جاہ و جلال کے لحاظ سے یہ حکومت سلطنت روما کی قائمقام تصور کی جاتی تھی۔

آٹھویں صدی کے شروع میں اگرچہ حکومت کی ظاہری شان و شوکت قائم تھی لیکن داخلی حالت زیر و زبر ہو رہی تھی غلامی کا دور دورہ تھا غلام کی گاڑھے پسینے سے کمائی ہوئی دولت آقا کی رنگ رلیوں میں صرف ہوتی تھی حکومت کلیسا کے زیر اثر تھی حکمران پادریوں کے ہاتھوں میں کٹ پتلی بنے ہوئے تھے رعایا کا ہر فرد حکومت کے جبر و تشدد اور امراء روٴسا کے ظلم و ستم کا شکوہ سنج تھا۔ یہودیوں کے ساتھ حیوانوں سے بھی بدتر سلوک کیا جا رہا تھا امیروں کے محلوں اور پادریوں کی خانقاہوں میں خوبصورت عورتیں تیتریوں کی طرح رقص کرتی پھرتی تھیں +

اندلس کے بادشاہ وٹیزا نے اصلاحات کی طرف قدم بڑھا کر ملک کی حالت کو کسی قدر درست کیا لیکن پادریوں کے اقتدار میں مداخلت کرنا تخت و تاج سے ہاتھ دھونا تھا اس لئے تمام پادری اس کی مخالفت پر کمربستہ ہو گئے اور یہود نوازی کے جرم کی آڑ لئے ہوئے اسے تخت سے اتار کر ایک جہاندیدہ سپہ سالار راڈرک کو سریر آرائے سلطنت کر دیا۔ اس نے مصلحت بینی اور عاقبت اندیشی سے کام لے کر پادریوں کے اختیارات بحال کر دئے۔

قوم گاتھ میں یہ دستور تھا کہ ان کے اکابر و عمائد کی اولاد قصر شاہی میں تعلیم و تربیت پاتی تھی اس سے مقصود یہ تھا کہ وہ یرغمال کے طور پر رہیں چنانچہ ایک یونانی سردار کاؤنٹ جولین حاکم سبتہ کی بیٹی پلورنڈا بھی محل سرا کی زینت تھی راڈرک اس پر ریجھ گیا۔

لڑکی نے باپ کو اس مصیبت سے آگاہ کیا یہ خبر پاتے ہی اس کے تن بدن میں آگ لگ گئی اور کاؤنٹ جولین نے راڈرک کے تختہ حکومت کو تختہ گور بنا دینے کا عزم کر لیا۔

جولین نے اسقف اشبیلیہ کے ہمراہ قیروان پہنچکر موسیٰ بن نصیر والیٔ افریقہ سے ملاقات کی۔ موسےٰ نے اپنے محترم مہمان کو ہاتھوں ہاتھ لیا اور آنے کی وجہ دریافت کی۔

جولین نے اپنی داستان درد بیان کرنے کے بعد موسےٰ سے درخواست کی کہ وہ اندلس پر فوج کشی کر کے ایسے عیاش ظالم اور کندۂ ناتراش بادشاہ کی حکومت کا تختہ الٹ دے ساتھ ہی اس نے اندلس کی شادابی زرخیزی زر و جواہر اور حکومت کی کمزوریوں پر روشنی ڈالتے ہوئے امکانی امداد دینے کا وعدہ بھی کیا۔

موسےٰ نے دربار خلافت سے اجازت طلب کی وہاں سے جواب آیا کہ تجربے کے بغیر مسلمانوں کو طوفانی سمندر میں دھکیل دینا مناسب نہیں حالات معلوم کرنے کے بعد اس مہم کو شروع کرنا بہتر ہو گا۔ موسےٰ نے لکھا کہ سمندر نہیں صرف ایک معمولی خلیج ہے جس کی اس طرف سے اس طرف کی چیزیں صاف دکھائی دیتی ہیں۔

اس پر ولید نے اجازت دے دی اور ۹۱ھ میں موسےٰ نے طریف بن مالک کو حالات کا جائزہ لینے کے لئے روانہ کیا۔

۹۲ھ میں موسےٰ نے اپنے مایۂ ناز سپہ سالار طارق بن زیاد حاکم طنجہ کو سات ہزار بربری فوج کی معیت میں کاؤنٹ جولین کی زیر رہنمائی روانہ کیا اور طارق نے آبنائے کو عبور کر کے جبل الطارق پر ڈیرے ڈال دئے۔

طارق نے ساحل اندلس پر اترتے ہی ان کشتیوں کو آگ لگا دی جن میں ان کا لشکر سوار ہو کر آیا تھا اتفاقاً راڈرک کا ایک نامور سپہ سالار تھیوڈو میر حاکم مرسیہ اسی قرب و جوار میں اترا ہوا تھا اس نے اس نوواردد فوج پر حملہ کر دیا لیکن شکست فاش کھا کر بھاگ گیا اس پر مسلمان مجاہدین کی اس قدر دہشت چھائی کہ راڈرک کو یہ اطلاع دی:۔

"اے بادشاہ ہمارے ملک پر ایسے آدمیوں نے حملہ کیا ہے کہ نہ ہمیں ان کے نام سے واقف ہوں نہ وطن اور اصل و نسل سے مجھے یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ کہاں سے آگئے ہیں زمین سے نکلے ہیں یا آسمان سے اترے ہیں"۔

راڈرک ان دنوں باغیوں کی گوشمالی کے لئے بلیلونہ میں قیام پذیر تھا یہ خبر پاتے ہی وہ ایک لاکھ کی ٹڈی دل فوج لیکر طارق کے بالمقابل خیمہ زن ہو گیا راڈرک کی زبردست تیاریوں کی اطلاع پا کر طارق نے اپنے سردار موسےٰ بن نصیر سے مزید کمک طلب کی اس نے پانچ ہزار کی جمعیت اور بھیجدی جس سے اسلامی لشکر کی کل تعداد بارہ ہزار ہو گئی

آخر ۲۸ رمضان المبارک ۹۲ھ کو وادیٔ لکہ کے کنارے دونوں فوجیں آمنے سامنے ہوئیں اور طرفین صف آرائی میں مشغول ہو گئے طارق نے مجاہدین اسلام کی مٹھی بھر جماعت کے سامنے حسب ذیل ولولہ انگیز تقریر کی:۔

"لوگو اب میدان کارزار سے بھاگنے کی کوئی صورت نہیں پیچھے دریا ہے اور آگے دشمن واللہ شجاعت اور ثبات ہی میں کامیابی ہے یہی وہ مظفر و منصور لشکر ہیں جو مغلوب نہیں ہو سکتے یہ دونوں باتیں موجود ہیں تو شمار کی کمی سے کوئی ضرر نہیں پہنچ سکتا اور کم ہمتی سستی بے دلی چھوٹ اور تکبر کے ساتھ تعداد کی زیادتی کچھ فائدہ نہیں پہنچا۔

لوگو! میرے اشارے پر چلو اگر میں حملہ کروں تو تم بھی چوٹ کر دو اور اگر میں تم جاؤں تو تم بھی تم جاؤ لڑائی کے وقت تمام مجاہدین متفق ہو کر ایک جسم بن جاؤ میں اس باغی راڈرک پر حملہ آور ہو کر دست بدست مقابلہ کروں گا اگر میں اس حملے میں کام آجاؤں تو افسوس اور رنج نہ کرنا اور میرے بعد ناگوار بحثوں میں الجھ کر لڑنا نہ بیٹھنا اس سے تمہاری ساکھ جاتی رہے گی تم دشمن کے مقابلے میں پشت دکھا دو گے اور قتل و اسیر ہو کر تباہ ہو جاؤ گے۔

"دیکھنا! ذلت پر رضامند نہ ہونا اور اپنے آپ کو دشمن کے سپرد نہ کرنا اللہ تعالےٰ نے مشقت کے ذریعہ سے دنیا میں تمہارے لئے جو اعزاز فخر مسرت اور آخرت میں شہادت کا ثبوت لکھا ہے اس کی طرف پیشقدمی کرو اللہ کی پناہ اور تائید کے باوجود اگر تم ذلت پر رضامند ہو گئے تو سخت نقصان میں رہو گے دوسرے مسلمان الگ تمہیں برے لفظوں سے یاد کریں گے بس جونہی میں حملہ آور ہوں تم بھی جھٹ حملہ کر دو۔

"ہاں اگر تم نے ذرا بھی بزدلی کا اظہار کیا تو جریدۂ عالم سے تمہارا نام حرف غلط کی طرح مٹ جائے گا۔ لیکن اگر ہمت اور جرأت کا مظاہرہ کیا تو اس ملک کے زر و جواہر تمہارے

فاؤنٹین پین کے لئے چائنا سٹار انک ربوہ کے ہر جنرل مرچنٹ سے مل سکتی ہے۔

قدموں پر نثار ہوں گے امیرالمومنین نے تمہاری شجاعت اور سرفروشی پر بھروسا کر کے تمہیں اعلاء کلمۃ الحق اور غلبۂ اسلام کے لئے یہاں بھیجا ہے۔ وہ ذات اقدس و اعلیٰ اس مقدس مہم میں جس کا ذکر دنیا میں زندہ رہے گا اور جسے عاقبت میں بھی فراموش نہ کیا جائے گا۔ تمہاری پشتی بانی کرے گی۔"

اگلے روز دریائے والدیٹ کے ساحل پر مقابلہ ہوا راڈرک نہایت شان و شکوہ کے ساتھ میدان کارزار میں آیا۔ وہ آگے آگے ہاتھی دانت کی زرق برق گاڑی میں سوار تھا سر پر شاہی چتر کا سایہ شاہانہ لباس کے جواہرات آنکھوں میں چکا چوند کا عالم پیدا کر رہے تھے۔ دائیں بائیں آگے پیچھے مسلح گارڈ اور ایک لاکھ انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا۔ سب سے پیچھے ہزاروں باربرداری کے جانوروں پر دشمن کے اسیران جنگ کو باندھنے کے لئے رسے لدے ہوئے تھے

دوسری طرف سفید عمامے باندھے، بکتر پوش شمشیر بند اور نیزہ بدست بارہ ہزار جانباز مجاہدین اسلام تھے۔ اُدھر غرور سے گردنیں بلند۔ اِدھر عاجزی سے بارگاہ جلیل و قدیر میں سرخم۔ ادھر بے پناہ فوجی طاقت پر اعتماد ادھر صرف ایمانی قوت پر تکیہ وہ اپنے وطن میں نبرد آزما اور ہر قسم کی امداد سے پُر امید یہ پردیس میں ستیزہ کار اور بے یار و مددگار چند روز تو معمولی چپقلش میں گذر گئے آخر ۵ شوال المکرم ۹۲ھ کو صبح کے وقت ایک نہایت خونریز فیصلہ کن جنگ ہوئی۔ اندلسی عیسائی بڑی پامردی سے جان توڑ کر لڑے لیکن غازیان اسلام نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے اس شان سے تیغ شجاعت کے جوہر دکھائے کہ تثلیث پرستوں کے دل دہل گئے مسلمانوں نے عیسائیوں کو گاجر مولی کی طرح کاٹ کر رکھ دیا اہل اندلس میں پھوٹ تھی راڈرک شاہی نسل سے نہ تھا اس لئے بے شمار امراء اکابر اور شاہی خاندان کے افراد اس سے بیزار تھے اکثر سپاہیوں کو جبراً یا طمع سے لایا گیا تھا لہذا پہلے وہ لوگ سر پر پاؤں رکھ کر بھاگے اس کے بعد عام بھاگڑ مچ گئی۔ بدحواسی میں انہیں دریا کے پس پشت ہونیکا خیال بھی نہ رہا ہزاروں بھگوڑے مسلم مجاہدین کے نہنگ شمشیر کا لقمہ بنے ہزاروں مواج دریا کے گرداب پُر آشوب میں ڈوب کر مر گئے۔

راڈرک بھی بھاگتا ہوا غرق دریا ہو گیا اور دوسرے دن اس کا گھوڑا لباس اور جوتے ساحل پر ملے۔

اس جنگ میں بہت سا مال غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ آیا۔ گھوڑے تو اتنے تھے کہ تمام غازیان اسلام کے لئے کافی ہو گئے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس عظیم الشان جنگ نے اندلس کی تاریخ ہی بدل کر رکھ دی اور بقول شخصے "آٹھ دن کے ان مسلسل معرکوں میں آٹھ صدیوں کے لئے اندلس کی قسمت کا فیصلہ مسلمانوں کے حق میں کر دیا۔"

جامعہ نصرت ربوہ کا بی۔ اے کا شاندار نتیجہ

بی اے کی ان طالبات کا نتیجہ جو Later on تھا موصول ہو گیا ہے۔ اور اب خدا کے فضل و کرم سے مجموعی نتیجہ ۹۲ فیصدی ہو گیا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک عزیزہ صفیہ بیگم بنت چوہدری عزیز احمد ۴۶۹ نمبر لیکر اول آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ آمین۔

Later on طالبات کے نتیجہ کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے

	نام طالبات	نمبر حاصل کردہ	ڈویژن
۱ -	ناصرہ لطیف	۴۳۵	فرسٹ
۲ -	محمودہ ایاز	۴۳۴	"
۳ -	مسعودہ چیمہ	۴۱۲	سیکنڈ
۴ -	بشریٰ تنویر	۳۷۶	"
۵ -	حمیدہ راشدہ	۳۵۳	"
۶ -	حفیظ خانم	کمپارٹمنٹ	(پولیٹیکل سائنس)

اب مجموعی نتیجہ ایک نظر میں حسب ذیل ہے۔

فرسٹ کلاس	۱۲ طالبات
سیکنڈ کلاس	۳۳ "
کمپارٹمنٹ	۴ "
مجموعی تعداد	۴۹

قارئین کرام دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ جامعہ کو بیش از پیش ترقیات سے نوازے۔ آمین۔

(پرنسپل)

درخواست دعا: میرا ایک بچہ بیمار ہے۔ کچھ مالی مشکلات بھی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

(ملک محمد اسلم لاہور چھاؤنی)

تبلیغی و علمی مجلہ
ماہنامہ الفرقان ربوہ
جس میں
قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جاتے ہیں غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے جس کے ایڈیٹر مولانا ابوالعطاء صاحب ہیں
سالانہ چندہ صرف ۶/- روپے
(مینیجر)

بواسیر کی حیرت انگیز دوا
پائلز کیور
پائلز کیور

چار طاقتور کیپسولر پر مشتمل پائلز کیور کا کورس
خونی و بادی بواسیر کو جڑ سے ختم کر دیتا ہے مسّے بھی گل سڑ کر ختم ہو ہو جاتے ہیں اپریشن کروانے یا مسوں میں ٹیکے لگوانے کی بجائے پائلز کیور استعمال کر کے صرف دس روپے میں بواسیر جیسی موذی بیماری سے نجات حاصل کیجئے۔ مغربی پاکستان کے اچھے میڈیکل سٹورز سے دستیاب ہے تفصیلی لٹریچر بالکل مفت کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۲۵ کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار۔ ربوہ

خطبات نور جلد اول و دوم
حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے ان انقلاب انگیز خطبات کا مجموعہ جو آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موجودگی میں اور پھر اپنے عہد خلافت میں ارشاد فرمائے۔ یہ خطبات پوری جماعت احمدیہ اور خصوصاً نوجوانوں کی تربیت و اصلاح کا مؤثر ذریعہ ہیں۔ خلافت اولیٰ کے دور کی ایک جھلک ان سے نمایاں ہوتی ہے۔ سلسلہ احمدیہ میں نظام خلافت کے استحکام کے لئے حضرت خلیفہ اول کی سنہری خدمات کا خاکہ آنکھوں کے سامنے آ جاتا ہے۔
خود پڑھئے دوسروں کو بطور تحفہ دیجئے اپنی لائبریری کی زینت بنائیے۔ قیمت جلد اول چار روپے جلد دوم مجلد چار روپیہ
ناشر احمدیہ بکڈپو۔ دارالرحمت شرقی ربوہ

حبوب مفید اٹھرا مرض اٹھرا کا مشہور اور کامیاب علاج مکمل کورس ۲۰/- بیس روپے ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ / گول کچہری بازار لائل پور

حب اٹھرا مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا مکمل کورس گیارہ تولہ ۲۰/- روپے فی تولہ ۲/- روپے حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ بالمقابل ایوان محمود ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال، سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۷۷۷

میں میاں منظور احمد غالب ولد میاں شیر محمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ زمیندارہ عمر ۲۵ سال بیعت ۲۸ ستمبر ۱۹۶۲ء ساکن دودھ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۷/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ سالانہ آمد پر ہے جو اس وقت ۶۰۰/- روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد :- میاں منظور احمد غالب ساکن دودھ ڈاک خانہ خاص۔ براستہ بھاگٹانوالہ ضلع سرگودھا۔

گواہ شد :- عنایت اللہ انسپکٹر بیت المال ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد :- نیاز احمد دودھ۔ ضلع سرگودھا

مسل نمبر ۱۹۷۷۸

میں حمیدہ بیگم زوجہ محمد ارشد خان صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لائلپور۔ ضلع لائلپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷-۶-۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰۰ روپے

۲- زیور طلائی ورنی چار تولے ۶۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ :- حمیدہ بیگم زوجہ محمد ارشد خان سیٹو عدالت ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر جنرل لائلپور۔

گواہ شد :- شیخ محمد یوسف سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لائلپور

مسل نمبر ۱۹۷۷۹

میں محمد ارشد خان ولد غلام مصطفےٰ خان قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لائلپور۔ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷-۶-۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

مکان واقع پیپلز کالونی ۴۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- محمد ارشد خان سیٹو عدالت ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر جنرل لائلپور

گواہ شد :- شیخ محمد یوسف سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لائلپور۔

گواہ شد :- سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔

مسل نمبر ۱۹۷۸۰

میں سردار بیگم زوجہ عبدالستار صاحب بدر قوم عرب پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ۔ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۸/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر وصول شدہ ۳۲۰۰۰ روپے

۲- زیور طلائی ایک تولہ مالیتی ۱۶۸۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۰/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ :- سردار بیگم زوجہ عبدالستار بدر

گواہ شد :- عبدالستار بدر

گواہ شد :- محمد سلیم سیکرٹری مال دارالصدر غربی الف ربوہ۔

مسل نمبر ۱۹۷۸۱

میں حمید الدین باجوہ ولد چوہدری بشیر احمد صاحب قوم باجوہ پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۷/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ۵۰/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد :- حمید الدین باجوہ ولد چوہدری بشیر احمد صاحب ۷۳ سی سٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ۔

گواہ شد :- محمد شریف گوجرانوالہ

گواہ شد :- زاہد محمود گوجرانوالہ

لائل پور

میں اپنی نوعیت کی واحد دوکان جہاں سے آپ کو ہر قسم کا صوفہ کلاتھ پردہ کلاتھ سیٹ بستر فرشی دریاں۔ کھیس تولئے۔ جائے نماز تھوک و پرچون مل سکتے ہیں

وسیم پیسٹری ہاؤس

چوک گھنٹہ گھر امین پور بازار لائلپور

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

آپ خود بھی ماہنامہ پڑھیں اور غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں

سالانہ چندہ صرف دو روپے

(منیجر)

خوبصورت اور مضبوط امریکن دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں دانتوں کی جملہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے

ڈاکٹر شریف احمد پرانا اڈہ چنیوٹ

ہمدرد نسواں (حبوب اٹھرا) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۲۰ روپے

خوشی کی ایک خبر

آپ کی دعاؤں سے نماز مترجم مرتبہ ماسٹر حمید احمد صاحب (واقف زندگی) جس میں نماز سے متعلق مسائل درج ہیں جلسہ سالانہ پر آفسٹ طباعت سے پیش کی جا رہی ہے ہر کتب گھر اور بک سٹال سے طلب فرمائیں ملنے کا پتہ مکتبہ فیض عام۔ ربوہ

تریاقِ سلیمانی

ہیضہ۔ بدہضمی۔ اسہال اور قے کا

فوری علاج

قیمت ایک روپیہ دو روپیہ چھ روپیہ

المنار دواخانہ۔ گولبازار ربوہ

درخواستِ دعا

میری چچی جان کراچی میں بعارضہ بخار بیمار تھیں اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخار اتر گیا ہے لیکن کمزوری باعث تشویش ہے شفائے کامل و عاجل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (اقتدار احمد ہاشمی۔ ربوہ)

قابل اعتماد سروس

سرگودھا سے سیالکوٹ عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے

تذکرہ

مجموعہ الہامات کشوف و رؤیا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

احباب جماعت کو یہ معلوم کر کے خوشی ہوگی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کشوف و رؤیا کا مجموعہ

تذکرہ ایڈیشن سوم

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

نے شائع کیا ہے جو ایک عرصہ سے نایاب تھا۔ اس ایڈیشن کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں وہ الہامات و کشوف و رؤیا جو ایڈیشن اوّل و دوم میں شائع نہ ہو سکے تھے اس ایڈیشن میں ان کو بھی شامل کر دیا گیا ہے اس کے علاوہ اس کے ساتھ یک صد بانوے صفحات کی مفتاح بھی شائع کی گئی ہے تاکہ حوالہ جات کی تلاش میں سہولت رہے صفحات ۱۰۱۸ سائز ۲۰×۲۶/۸ کاغذ و طباعت عمدہ ہدیہ علاوہ محصول ڈاک صرف اٹھارہ روپے

ملنے کا پتہ: الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

یقین کیجئے

اس سرٹیفکیٹ کی مالیت

۲۰ روپے ہے

مگر آج یہ

۱۰ روپے میں

دستیاب ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مایوس اور لاعلاج مریضوں کے لئے

شفا بخش مجرب دوائیں

- کمزور اور سوکھے بچوں کے لئے شفا بے بی ٹانک ۲/۵۰
- بواسیر کے مایوس مریضوں کے لئے نیو پائلز کورس ۸/-
- پائیوریا کے لئے اکسیر اعظم۔ پائیوریا کیور مکمل کورس ۴/-
- پتھری گردہ مثانہ کے لئے۔ کڈنی اینڈ بلڈر لوشن ۵/-
- خاص کمزوری کی خاص دوا۔ نیو پاور ٹانک ۵/-
- تمام نسوانی امراض کے لئے مجرب۔ فیملی ٹانک ۴/۵۰

۱۵۰ سے زائد مجربات کا تفصیلی کتابچہ مفت طلب فرمائیں

شاہ ہومیوپیتھک اسٹورز اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

مرغی خانہ

کھولنے کے لئے

متواتر انڈے دینے والی

بہترین وائٹ لیگھارن نسل

کے یک روزہ چوزے

خلیل پولٹری فارم ربوہ

سے حاصل کریں۔ ریٹ یک روزہ چوزے ۱۵۰/- سینکڑہ تین ہفتہ کی پٹھیاں ۴۳۰ روپے سینکڑہ۔ (مینجر)

۱۰ فیصد سالانہ منافع

اصل رقم اور منافع ٹیکس سے بری

آپ کا سرمایہ دس سال میں دگنا ہو جاتا ہے۔

ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ

بچت کیجئے

تمام بینکوں اور ڈاکخانوں میں دستیاب ہیں۔

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کے لئے!

سونے کے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز۔ کمرشل بلڈنگ لاہور، فون نمبر ۵۲۶۲۳

مشتہرین کو خط لکھتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور تحریر کیا کریں۔ (مینجر)

تریاقِ اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس ۱۵ روپے نور نظر اولاد نرینہ کے لئے کورس ۲۵ روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۲۶ نبوت تا ۲ فتح ۱۳۴۸ھ

۱ - گزشتہ ہفتہ کے دوران سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضور ایدہ اللہ کی محترم حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

۲ - حضور ایدہ اللہ نے ۲۸ نبوت کو مسجد مبارک ربوہ میں نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور نے گزشتہ خطبہ جمعہ کے تسلسل میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سورۃ الحج کی آیات یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَیْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ وَجَاهِدُوْا فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ... الخ کی مزید تفسیر بیان فرمائی۔ حضور نے عاجزی کی راہیں اختیار کر کے اور اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت اور فرمانبرداری بجا لا کر عبودیت تامہ کا مقام حاصل کرنے کی اہمیت واضح فرمائی اور اللہ کے راستے میں ایسی کوشش کرنے کی تلقین فرمائی جو ہر لحاظ سے مکمل ہو۔ اس ضمن میں حضور نے اس امر کا ذکر فرما کر کہ جلسہ سالانہ کے مبارک ایام قریب آ رہے ہیں احباب کو اس نہایت درجہ مقدس و بابرکت للّٰہی جلسہ کی عظیم الشان برکات سے بہرہ ور ہونے کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے بیرون جات سے تشریف لانے والے احباب کے علاوہ ربوہ کے مقامی احباب کو بھی اس ضمن میں ان کی اہم ذمہ داریوں کا احساس دلایا۔ حضور نے اہل ربوہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا وسّع فسطاطک کے خدائی حکم کے ماتحت اپنے دروازے خدا کے مہمانوں کے لئے کھول دو تا ان مہمانوں کے ساتھ اللہ کی رحمت، برکت اور فضل تمہارے گھروں میں داخل ہو اور تمہارے گھروں کا شمار ان گھروں میں ہو سکے جن کو خدا تعالیٰ کی طرف سے رفعت اور برکت نیز فضل اور رحمت سے مالا مال کیا جاتا ہے۔ حضور نے جلسہ کے انتظامات کے سلسلہ میں رضاکارانہ خدمت کے لئے اپنے آپ کو بڑھ چڑھ کر پیش کرنے اور جلسہ کے ایام میں صفائی اور حفظان صحت کے اصولوں کا خیال رکھنے پر بھی خاص زور دیا۔ حضور نے احباب پر واضح فرمایا کہ جلسہ سالانہ ایک عظیم الشان موقع ہے آسمانی برکتوں کے حصول کے اس موقع کو ضائع نہیں ہونے دینا چاہیئے۔

۳ - مسجد مبارک ربوہ میں یکم رمضان سے بفضل اللہ تعالیٰ قرآن مجید کے خصوصی درس کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ اب تک مندرجہ ذیل علماء کرام درس دے چکے ہیں:-

۱۔ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب	یکم تا ۳ رمضان	سورۃ فاتحہ تا آل عمران ع ۴
۲۔ محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب اور محترم ملک مبارک احمد صاحب	۴ تا ۶ رمضان	آل عمران ع ۴ تا سورہ مائدہ
۳۔ محترم مولوی غلام باری صاحب سیف	۷ تا ۹ رمضان	سورۃ انعام تا سورۃ انفال
۴۔ محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد	۱۰ تا ۱۲ رمضان	سورۃ توبہ تا سورہ یوسف
۵۔ محترم مبشر احمد صاحب ناصر	۱۳ تا ۱۵ رمضان	سورہ رعد تا سورہ کہف
۶۔ محترم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب	۱۶ تا ۱۸ رمضان	سورہ مریم تا سورۃ الفرقان
۷۔ محترم مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی	۱۹ تا ۲۱ رمضان	سورہ شعراء تا سورہ سبا ع ۲

۲۲ رمضان (۲ دسمبر) سے محترم مولوی قمر الدین صاحب سورہ سبا رکوع ۳ سے درس شروع کر کے سورۃ الزخرف تک درس دیں گے اور آپ کا درس ۲۴ رمضان المبارک تک جاری رہے گا۔ درس روزانہ نماز ظہر کے بعد یا ڈیڑھ بجے سے پونے چار بجے سہ پہر تک ہوتا ہے۔ اسی طرح نماز فجر کے بعد مسجد مبارک میں درس حدیث کا سلسلہ بھی جاری ہے رمضان کے پہلے عشرہ میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے اور دوسرے عشرہ میں محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب نے درس دیا۔ رمضان کے آخری عشرہ میں درس حدیث کے لئے مکرم مولوی خورشید احمد صاحب ش د کو مقرر کیا گیا ہے۔

۴ - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے گزشتہ ہفتہ اعلان کیا گیا ہے کہ مجلس ارشاد مرکزیہ کا ۱۲ فتح (دسمبر) کے بعد اگلا اجلاس ۱۷ صلح (جنوری ۱۹۷۰ء) بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں منعقد ہوگا اس اجلاس کے لئے حسب ذیل مضامین مقرر ہیں۔

(۱) کفن مسیح The Holy Shroud.
(۲) بیت المقدس کی مسجد اقصیٰ اور اسکی تاریخ۔
(۳) الہام "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" کا ظہور

بیرونی مقررہ جماعتیں ابھی سے اس کے مطابق تیاری شروع کر کے مقررہ تاریخ پر اپنے اپنے ہاں ایسے اجلاس منعقد کر کے مرکز میں رپورٹ بھجوا دیں۔

"مومن کا قدم آگے اٹھتا ہے نہ کہ پیچھے" متمول احباب کے لئے لمحہ فکریہ

وقف جدید کے ایک معلم تحریک جدید کا وعدہ بقدر ۶۳ روپیہ بھجواتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: "مومن کا قدم آگے اٹھتا ہے نہ کہ پیچھے چلتا ہے ہمارے اس بھائی نے اپنی بے بضاعتی کے باوجود اتنی رقم پیش کر دی ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

وعدہ جات تحریک جدید کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض متمول احباب ہمارے اس معلم وقف جدید سے بھی کم رقم کا وعدہ پیش کر کے اپنے تئیں مطمئن ہو جاتے ہیں انہیں اپنے مولیٰ کے احسانوں کو یاد کرتے ہوئے اپنی مالی حیثیت کے مطابق تبلیغ اسلام کے لئے مالی قربانی پیش کرنی چاہیئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے سفر یورپ سے واپس تشریف لانے کے بعد متعدد مرتبہ تبلیغ اسلام کے کام کو وسیع سے وسیع تر کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ اس صدقہ جاریہ میں متمول احباب کو چاہیئے کہ اپنی حیثیت کے مطابق حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ربوہ میں چند باموقع قطعات قابلِ تقسیم

محلہ دارالصدر میں ریلوے سٹیشن کے سامنے اور گولبازار والی سڑک پر ریلوے کراسنگ کے نزدیک چند قطعات بذریعہ نیلام تقسیم کئے جائیں گے۔ ہر پلاٹ کا رقبہ دو کنال ہے۔ نیلام مورخہ ۲۹/۱۲/۶۹ کو بوقت ۹ بجے صبح دفتر آبادی (احاطہ تحریک جدید) میں ہوگا۔

۱۔ ان قطعات کا نقشہ دفتر کمیٹی آبادی ربوہ میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے
۲۔ نیلام میں شامل ہونے کے خواہشمند ہر شخص کے لئے مورخہ ۲۸/۱۲/۶۹ تک دفتر آبادی سے اجازت نامہ حاصل کرنا ضروری ہوگا۔
۳۔ یہ پلاٹس صرف ایک شخص یا ادارہ کے نام لئے جا سکتے ہیں۔ کسی دوسرے شخص یا ادارہ کو بعد میں شریک کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔
۴۔ دفتر آبادی کے مروجہ قواعد و ہدایات کی پابندی لازمی ہوگی۔
۵۔ کسی شخص کے نام نیلامی ختم ہونے پر نیلام شدہ پلاٹ کی پوری قیمت موقع پر یکمشت لی جائے گی۔

(سیکرٹری آبادی کمیٹی ربوہ)

فدیہ رمضان اور خدمت درویشان

جن دوستوں پر شرعی لحاظ سے فدیہ فرض ہے یا جو روزوں کی توفیق پانے کے لئے فدیہ دینا چاہتے ہیں یا جو روزے رکھنے کے ساتھ مزید حصولِ ثواب کی خاطر فدیہ بھی دینا چاہتے ہیں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے فدیوں کی رقوم نظارت خدمت درویشان میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

نوٹ:- تمام رقوم بذریعہ منی آرڈر بھجوائی جائیں تاکہ رمضان ختم ہونے سے قبل پہنچ جائیں۔ (ناظر خدمت درویشان)

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴ ایل